مطبوعات

تفسیر ایوبی جلد اوّل و دوم	مصنف : علامہ حافظ محمد ایوب صاحب دہلوی ۔ شائع کردہ : مکتبہ رازی ۔ ۱۶۴۰ پیر الہٰی بخش کالونی کراچی قیمت : درج نہیں ہے ۔

حکیم محمد سعید دہلوی (ہمدرد ٹرسٹ) کے بقول علامہ صاحب ہمدرد منزل میں دس گیارہ سال تک درسِ قرآنِ مجید دیتے رہے ، جس میں علماء و فضلاء ، اساتذہ و حکماء شریک ہوتے تھے ۔ علامہ موصوف علومِ اسلامیہ ، منطق و فلسفہ اور زبان و کلام پر حیرت انگیز قدرت رکھتے تھے ۔ وہ صبح دلّی یونیورسٹی میں درسِ قرآن دیتے اور شام کو کندھوں پر کپڑوں کے تھان رکھ کر گلی گلی فروخت کر کے روزی کماتے تھے ۔ (جلد دوم ص ۸)

تفسیر ایوبی اسی مردِ درویش کی تفسیری کاوشوں کا مجموعہ ہے ۔ اس تفسیر کا پہلا حصّہ تعوّذ ، تسمیہ اور سورۂ فاتحہ کی تفسیر پر مشتمل ہے ۔ جو ۲۶۲ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے ۔ دوسرے حصہ میں سورۂ البقرہ کے پہلے رکوع کی تفسیر ہے ، جو ۱۵۹ صفحات گھیرے ہوئے ہے ۔ علامہ موصوف نے اپنی تفسیر میں ہر پہلو پر سیر حاصل بحث کی ہے ۔ بعض مقامات پر دلچسپ نکات اُٹھائے گئے ہیں ۔ اور ہر آیت کے تقریباً تمام متعلقہ موضوعات پر کلام کیا گیا ہے ۔ مثلاً تعوّذ (اعوذ باللہ) کی تشریح فرماتے ہوئے " وجوب و عدمِ وجوبِ استعاذہ " ، " الفاظِ استعاذہ " اور " استعاذہ در نماز " پر بھی اطمینان بخش بحث فرمائی گئی ہے ۔ پھر استعاذہ کی ضرورت ، اہمیت ، جن و شیطان کی حقیقت ، اور جبر و قدر پر بھی قلم اُٹھایا گیا ہے ۔

حصّہ دوم میں حروفِ مقطعات پر بحث کافی دلچسپ ہے اور جو لوگ حروفِ مقطعات کے معنی تلاش کرنے پر بہت اصرار کرتے ہیں ان کے نظریہ کی خامی کو مُسکت دلائل سے ردّ فرمایا گیا ہے ۔ الکتاب کیا ہے ؟ ہدایت کیا ہے ؟ متقین کون ہیں ؟ ایمان بالغیب کا مفہوم کیا ہے ؟ رزق کا اطلاق کن کن چیزوں پر ہوتا ہے ؟ ان سوالات کے تفصیلی جوابات دیے گئے ہیں ۔

کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ موصوف عقلی ونقلی علوم پر کافی دسترس رکھتے تھے۔ اور مذاہب باطلہ کے عقائد و افکار کا گہرا مطالعہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جا بجا معتزلہ، جبریہ اور قدریہ کے مذاہب کی لغویت کو واضح کیا گیا ہے۔ البتہ کلامی مباحث بعض مقامات پر اتنے طویل ہو گئے ہیں کہ قاری کی توجہ اصل موضوع سے ہٹ جاتی ہے۔ مجموعی طور پر کتاب معلومات افزا اور دلچسپ ہے۔

کتاب میں کہیں کہیں املا کی غلطیاں بھی نظر آتی ہیں۔ مثلاً:

حصہ اول ص۳۱ پر بنزغنك کی جگہ بنتزغنك چھپ گیا ہے اور من المس کی جگہ من املس چھپ گیا ہے۔ ص۳۹ پر ففروا الی الله کی جگہ فقروا الی الله چھپ گیا ہے۔

حصہ دوم ص۲۸ پر هی اقوم غلط طور پر هی اقوام چھپ گیا ہے۔ اسی صفحہ پر الله نزل کی جگہ الله تنزل چھپ گیا ہے۔

کتاب زیرِ تبصرہ کے شروع میں فہرست نہ ہونے کی وجہ سے مختلف مباحث کی تلاش میں بہت دقت پیش آتی ہے۔ نیز اگر کتاب کے طویل مباحث میں ذیلی عنوانات بھی قائم کر دیے جاتے تو بہت بہتر ہوتا۔ اُمید کی جا سکتی ہے کہ نقشِ ثانی میں ان خامیوں کی طرف خصوصی توجہ دی جائے گی۔

طنزیات ومقالات سید محفوظ علی بدایونی	مؤلف: محمد محی الدین بدایونی ناشر: انجمن ترقی اُردو، کراچی

صفحات: ۶۰۰ - پیپر بیک۔ کتابت طباعت۔ اچھی۔

قیمت: بیس ۲۰/ روپے

سید محفوظ علی بدایونی ایک صدی قبل کی ایک سربرآوردہ شخصیت تھے جنہوں نے "مولانا محمد علی جوہر کی ذہنی تربیت میں نمایاں حصہ لیا" "خواجہ حسن نظامی ان کا وظیفہ پڑھتے تھے"، "علامہ اقبال ان کے مداح تھے" اور طنز ومزاح میں ان کا اپنا اسلوب اور بلند مقام تھا۔ لیکن بوجوہ وہ فرضی ناموں سے لکھتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اتنی بڑی شخصیت گوشۂ گمنامی میں جا پڑی اور آہستہ آہستہ ذہنوں سے اُتر گئی۔ ۱۹۵۶ء میں بابائے اُردو نے "مضامین محفوظ علی" شائع کر کے اِس شخصیت کو اس کا جائز مقام دلانے کی کوشش کی مگر اصل اور حقیقی کوشش موجودہ صورت میں ہوئی ہے۔ اگرچہ موجودہ تالیف کی ترتیب تھوڑی سی اُلجھن میں ڈالتی ہے۔